Course Title: Persian Research Methodology

BS Persian Semester VIII

Session 2016-2020

Course Code: Maj/Per 405

Credit Hrs: 03

اہم محققین کا خصوصی مطالعہ

1-غلام حسین یوسفی

غلام حسین یوسفی فروری 1958 میں مشہد میں پیدا ہوئے تھے۔ اپنی ابتدائی اور ثانوی تعلیم 1325 میں مکمل کرنے کے بعد مشہد سے تہران چلے تاکہ فارسی زبان اور ادب میں بیچلر ڈگری پروگرام میں اپنی تعلیم جاری رکھیں۔ 1329 میں ڈاکٹریٹ پروگرام سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد ، انہوں نے مشہد ہائی اسکول میں تدریس کا آغاز کیا اور تہران یونیورسٹی کی فیکلٹی آف لاء سے عدالتی اور سیاسی قانون میں بیچلر ڈگری حاصل کی۔ اسی کے ساتھ ہی 1334 میں مشہد کی فردوسی یونیورسٹی میں ادبیات کی فیکلٹی کے قیام کے ساتھ ، وہ اس فیکلٹی کے تاریخ ادبیات کے استاد کی حیثیت سے خدمات انجام دینے لگے۔ وہ خراسان میں 1979 تک اساتذہ کی تربیت کے ڈائریکٹر بھی تھے۔ اور ریٹائر ہونے تک فردوسی یونیورسٹی میں انڈرگریجویٹ اور ڈاکٹریٹ کے کورسز پڑھاتے رہے۔ڈاکٹر یوسفی کی خصوصی سرگرمیوں میں سے ایک قدیم متن کی اصلاح بھی تھی ، جس میں انہوں نے ایرانی ادب میں موثر اقدامات کیے۔ انہوں تحقیقی مقاصد کے لئے فرانس ، برطانیہ اور ریاستہائے متحدہ آمریکہ کا بھی سفر کیا۔ ڈاکٹر یوسفی نے 1990 میں 63 سال کی عمر میں اس دار فانی کو الوداع کہا اور علی ابن امام موسی الرضا کے مزار کے احاطے میں دفن ہیں

غلام حسین یوسفی ادیب مصنف مترجم مصحح اور فارسی ادب کے نامور استاد تھے۔ 209 بہمن 1306 شمسی میں مشہد میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم اسی شہر میں حاصل کی اور اعلیٰ تعلیم کے لیے تہران چلے گئے۔ جہاں تہران یونیورسٹی سے پی ۔ ایچ۔ ڈی مکمل کی۔ 1329 می باقائدہ طور پر کام کا آغاز کیا۔ بی ۔ اے کے ساتھ ساتھ انہوں نے قانون کی تعلیم بھی حاصل کی۔ اور مشہد میں فردوسی یونیورسٹی میں دانشکدہ ادبیات بننے کے بعد اسی کالج میں تاریخ ادب کی کلاسیں لینا شروع کیں۔ اور 1358 میں ریٹائرمینٹ تک شعبہ تدریس سے وابسطہ رہے۔ یوں انہوں نے اس یونیورسٹی میں فارسی زبان و ادب کی تعلیم ترقی میں نمایاں خدمات انجام دیں۔ جیسا کہ فردوسی یونیورسٹی میں ایم۔ اے اور پی۔ ایچ۔ ڈی کی سطح تک فارسی زبان و ادب کی تدریس انہی کی کوشش کی مرہون و منت ہے۔ انہوں نے تدریس کے ساتھ ساتھ فارسی کے مختلف شعبوں میں تحقیق کا سلسلہ بھی جاری رکھا۔ اور اس حوالے سے مختلف ملکوں مثلاً انگلینڈ امریکہ کے مطالعاتی دورے بھی کیئے۔

خطی نسخے کی تالیف پسندیدہ مشغلہ تھا۔ انکی نمایاں ادبی خدمات درج ذیل ہیں۔

1. دیداری بہ اہلِ قلم، کاغذِ زر، ابو مسلم سر دارِ خراسان

2. برگہ ھای در آغوشِ یار

3. تصحیحِ گلستانِ سعدی

4. تحقیقِ دربارِہ سعدی و شیوہ ھای نقد ادبی

ڈاکٹر غلام یوسفی1369 شمسی میں 63 سال کی عمر میں خالقِ حقیقی سے جا ملے۔ اور انہیں حرم امام رضا مشہد میں دفن کیا گیا۔ غلام حسین کی دو کتابیں خاص طور پر ادبی تحقیق میں نمایاں ہیں۔

1. چشمہِ روشن، بیس شاعروں اور انکی خاص نظموں قصائد کے حوالے سے ہے، شاعری کے موضوع پہ ہے، تحقیقی مقالات موجود ہیں۔ مقالات کے عنوانات عام عنوانوں سے بالکل مختلف ہیں

2. دیداری با اہلِ قلم فارسی کےمصنفین سے متلعق ہے اور نثر کے حوالے سے ہے دو جلدوں میں ہے، عنوانات توجہ طلب ہے تصحیح گلستانِ سعدی کے سلسلے میں انکی کتاب شیخ سعدی بہت مشہور ہے جس میں انہوں نے گلستان کو بہت تفصیل سے بیان کیا ہے۔ حواشی اور تعلیقات موجود ہیں، اس سے پہلے ایساکوئی تفصیلی کام دیکھنے میں نہیں آیا، اس میں لسانی انداز سے تحقیق کی گئی ہے ہر آیت، احادیث عربی معلومات کے بارے میں بہت جامع انداز میں تحقیق کی گئی ہے۔

حافظ محمود شیرانی

حافظ محمود شیرانی، پانچ اکتوبر 1880 ء بھارت کی ریاست ٹونک (موجودی ضلع ٹونک ،راجھستان، بھارت)میں پیدا ہوئے ۔وہ اردو زبان کے مایہ ناز محقق ،مورخ ،نقاد اور شاعر (اگرچہ ان کی شاعری نہایت کم ہے اور اس میدان میں انہوں نے کم ہی رغبت دکھائی) تھے وہ پنجاب کے معروف رومانوی شاعر اختر شیرانی کے والد تھے انہیں "پنجاب میں اردو" کے نام سے لکھی گئی کتاب کے سبب بے حد شہرت حاصل ہوئی ۔ان کے اس کام کو دیکھ کر اردو کی تاریخ کے حوالے گجرات میں اردو اور بنگال میں اردو وغیرہ سامنے آئے ۔انہوں نے اسلامیہ کالج لاہور اور اورینٹل کالج لاہور میں اردو کی تدریس کی۔

ان کے وفات کے بعد شائع ہونے والے مقالے "مقالات حافظ محمود شیرانی " میں ان کے فرزند لکھتے ہیں کہ بعض اوقات علامہ اقبال بھی ان سے بعض اصلاحات کے متعلق دریافت کیا کرتے تھے نیز وریئنٹل کالج سے جب انہیں نکالا جارہا تھا تو علامہ اقبال نے ان کی قابلیت کو دیکھ کر ان کی مدت ملازمت میں توسیع کی گزارش کی جسے بعد میں منظور کیا گیا ۔اردو ادب کے علاوہ وہ قدیم چیزوں کو جمع کرنے کا بھی شوق رکھتے تھے۔ان کی وفات ٹونک میں ہی ہوئی ان کے خاندان والے تقسیم ہند کے بعد پاکستان چلے آئے

حافظ محمود شیرانی کی تصانیف تالیفات:

تنقید شعرالحجم، دہلی،انجمن ترقی اردو ہند،1942ء

خالق باری ،دہلی،انجمن ترقی اُردو (ہند)،1944ء

پرتھی راج رسا ،دہلی،انجمن ترقی اُردو (ہند)،1943ء

قرآن پاک کی ایک قدیم تفسیر، دہلی،دیوان پریس،1932ء، (تفاسیرِ قرآن) فارسی میں تفسیر ہے،صرف دیباچہ اُردو میں لکھا گیا ہے

پنجاب میں اُردو حصہ اول لکھنؤ،مکتبہ کلیان بشیریت گنج، لکھنؤ، اُترپردیش اُردو اکادمی،بار اول 1980ء، بار دوم 1990ء ،اسلام آباد،مقتدرہ قومی زبان،1988ء

اردو زبان وادب کے عظیم محققین میں پروفیسر حافظ محمود شیرانی کا نام ہمیشہ عزت و احترام کے ساتھ لیا جائےگا۔ شیرانی صاحب کی تحقیق اگرچہ یورپی تحقیق کے جدید اصولوں پر مبنی نہیں ہے لیکن اردو زبان و ادب کے حوالے سے ان کا کام یقیناً ہمیشہ یاد رکھا جائےگا